اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عمل ہے اور ایمان سے الگ ہے۔ اسی لیے
فسق و فجور سے کافر نہیں ہوتا۔ اور یہ ایمان سے الگ ہے۔

* مرجئہ کے نزدیک عمل کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایمان کے مقابلے میں مرجئہ کے مطابق عمل ایک بے کار سی شئی ہے اس کا دخول جنت و جہنم سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ پہلے تو عمل کو بے کار سی شئی مانا بعد میں ایمان کو بھی صرف قلبی شئی کا نام دے کر زبان چاہے اس کا خلاف ہو۔

* مرجئہ کی دو قسم ہے اولین وہ لوگ جنہوں نے مشاجرات صحابہ میں خود کو نہ ڈالا اور نہ کسی کی تکفیر کی اور نہ کسی کی برائی۔

* دوسرا گروہ کا طبقہ وہ ہے جنہوں نے ایمان اور عمل کی کیفیت کا اضافہ کیا اور ایمان و عمل کو ایک دوسرے سے جدا اور ایمان پر اعمال کے اثرات کا انکار کیا۔

بعض نے اس طرح بھی تقسیم کیا ہے۔

(1) مرجئۃ السنۃ:
وہ لوگ جن کا عقیدہ تھا گناہ گاروں کو سزا دی جائے گی لیکن وہ دائمی طور پر جہنم میں نہیں رہیں گے

(2) مرجئۃ البدعۃ: جن کا عقیدہ ہے کہ برائی عمل سے ایمان پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوگا جس طرح کفر کی موجودگی میں طاعت کا کوئی فائدہ نہیں۔

M.A. Islamic Studies Sem I paper (104)
Topic. Origion of marjiah.
By. Mumtaz Alam Razvi
Date. 09/08/2021

## مرجئہ فرقہ کا آغاز

★ اس فرقہ کی پیداوار اس زمانے میں ہوئی تھی جب مسلمانوں میں مرتکب کبائر کا مسئلہ چھڑا تھا کہ آیا وہ مومن ہے یا غیر مومن؟ خوارج اسے کافر قرار دیتے تھے معتزلہ کہتے تھے اسے مومن تو نہیں البتہ مسلم کہہ سکتے ہیں

★ حسن بصری اور تابعین کا ایک گروہ اسے منافق تصور کرتا تھا اس لئے کہ اعمال قلب انسانی کا مظہر ہیں زبان سے ایمان کا پتہ نہیں چلتا۔

★ جمہور مسلمین کہتے ہیں کہ وہ گنہ گار مومن ہے اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے اگر وہ چاہے اسے عذاب دے اور اگر چاہے معاف کر دے۔

★ اختلاف کے اسی دور میں ایک گروہ نے ببانگ دہل یہ اعلان کرنا شروع کیا کہ ایمان کے ہوتے ہوئے گناہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس طرح کفر کی موجودگی میں طاعت و عبادات بے اثر ہیں بعض مرجئہ یہ بھی کہتے تھے کہ مرتکب کبائر کا معاملہ خدا کو تفویض کر دیا جائے گا یہ بڑی حد تک جمہور اہلسنت کے ہمنوا تھے مگر زیادہ چھان بین کرنے سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ ان کے اور جمہور کے افکار و آراء میں کوئی فرق ہی نہیں۔

★ حضرت عثمان غنی کے دور آخر اور ان کی شہادت کے بعد ایک گروہ نے کامل خاموشی اختیار کر لی اور ان فتنوں سے خود کو بچائے رکھا یہ لوگ اس حدیث پر عمل پیرا رہے جس میں کہا گیا ہے کہ جہاں جس قدر ہو سکتا فتنوں سے دور رہے۔ اس لئے مرجئہ طبقہ کے لوگ نہ تو بحث و مباحثہ کا حصہ بنے اور نہ ہی مسلمان کے گناہوں کے بارے میں کوئی رائے پیش کی بلکہ سارا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا۔ یہ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ، حضرت عثمان سب کے معاملے میں سکوت اختیار کئے رہے